# شرکتی ترقی

SPO
Strengthening
Participatory
Organization
ادارہ استحکام شرکتی ترقی

جولائی۔دسمبر 2009

# مقامی حکومتوں کے نظام کا مستقبل

جدید جمہوری نظام کو جو چیز سابقہ سیاسی نظاموں سے ممتاز بناتی ہے وہ اختیارات کی تقسیم ہے۔ جدیدیت کے آغاز سے پہلے اختیارات کسی ایک شخص یا ادارے میں مرتکز ہوتے تھے۔ انسان کی جان، مال اور عزت کا تحفظ پرقادر مطلق حکمرانوں کے مزاج پر منحصر تھا۔ مزید یہ کہ اختیارات کا ارتکاز ہر قسم کی بدعنوانیوں اور زیادتیوں کا سبب بنتا تھا۔ جدیدیت نے جہاں انسانی زندگی کے دیگر پہلوؤں میں تبدیلی لائی وہاں جمہوریت کو متعارف کرانے میں اس کا اہم کردار رہا ہے۔ ابتدا میں قومی ریاستوں میں اختیار کا استعمال کلی طور پر مرکزی حکومت کے پاس ہوتا تھا۔ فیصلہ سازی کے اختیار کو مرکز میں مرکوز رکھنے کا سب سے بڑا سقم یہ ہوتا ہے کہ پالیسی کی سطح پر ہونے والے فیصلوں میں مقامی ضروریات اور اُمنگوں کی ترجمانی نہیں ہوتی اور مقامی نوعیت کے متنوع مسائل پالیسی سازی میں شامل نہیں ہو پاتے ہیں۔ ایسا نظام عموماً ایک ہی ملک کے مختلف علاقوں، لوگوں اور طبقات کی غیر مساوی ترقی کا موجب بنتا ہے۔

اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کا نظریہ اس غیر مساوی ترقی کے تدارک کیلئے اپنایا گیا۔ پاکستان کو مقامی حکومت کا ڈھانچہ تاج برطانیہ سے ورثے میں ملا، جسے 1882ء کو اُس وقت کے گورنر جنرل اور وائسرائے لارڈ جارج رپن نے متعارف کروایا تھا بعد میں اس میں بہت ساری تبدیلیاں کی گئی۔ پاکستان کا موجودہ مقامی حکومتوں کا نظام سابقہ صدر جنرل پرویز مشرف نے 2001ء میں متعارف کروایا۔ مشرف کے متعارف کردہ مقامی حکومتوں کی اسکیم کی آئینی تحفظ کی مدت 31 دسمبر 2009ء کو ختم ہو چکی ہے۔

مقامی حکومتوں کے نظام کی تقدیر کا فیصلہ اب صوبائی حکومتوں کے ہاتھ میں ہے کیونکہ وفاقی حکومت نے اس معاملے میں حتمی فیصلہ صوبائی حکومتوں کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے۔ چونکہ پاکستان کے تمام صوبوں میں مشرف دور کی مخالف جماعتوں کی حکومت ہے اس لئے نظر یہ آ رہا ہے کہ ان صوبوں میں مقامی حکومتوں کے نظام کو ختم کر دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ سیاستدان ہمیشہ سے مقامی حکومتوں کے مخالف رہے ہیں کیونکہ اس نظام کو آمروں نے سیاسی طبقے کا اثر و رسوخ ختم کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً متعارف کروایا۔ لیکن مقامی حکومتوں کے نظام کو بہ یک جنبش قلم ختم کرنا دانشمندی نہیں ہوگی کیونکہ یہ نچلی سطح سے سیاسی قیادت کو اُبھرنے کے مواقع بھی ختم کر دیگا۔ اس نظام کا عمومی اُصول یہ تھا کہ جو کچھ بھی مقامی طور پر حل ہو سکتا ہے اس کو حکومت کے بالائی سطح پر نہیں ہونا چاہیئے۔

درحقیقت یہ گورننس کا ایک اچھا ماڈل ہے مگر یہ ماڈل خامیوں سے مبرا نہیں تھا۔ اس کا سب سے بڑا سقم یہ کہ یہ نظام آمریت کی ضروریات اور تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے فوجی حکومت و سیاست کے تناظر میں بنا تھا۔ اس نظام کے تحت مشرف نے پرانے سیاسی طبقے کو نظر انداز کر کے ایک نئی سیاسی پود تیار کی تا کہ اُس کی حکومت کو جمہوری ثابت کیا جا سکے۔ اس نظام کی دوسری خامی مقامی حکومتوں کو انتظامی طور پر بااختیار بنانا مگر مالی طور پر حکومت کے بالائی سطح کے دست نگر رکھنا تھا۔ تیسری خامی انتظامی فیصلوں پر عملدرآمد کیلئے طاقت کا نہ ہونا تھا۔ نتیجتاً یہ نظام مختلف اداروں اور انتظامیہ کے بیچ میں اُلجھ کر رہ گیا۔ تاہم ان خامیوں کے باوجود اس نظام کے پیچھے کارفرما تصور بہت اچھا تھا۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس نظام کو مکمل طور پر رد کرنے کے بجائے اس میں موجود خامیوں کو دور کیا جائے تا کہ یہ موثر اور کارگر ثابت ہو اور اس کے ثمرات معاشرے کی نچلی سطح تک پہنچ سکیں۔

پاکستان کی تاریخ ویسے بھی ایسے اقدامات سے مزین ہے، جس میں نئی حکومت نے پچھلی حکومتوں کے فیصلوں کو ذاتی عداوت کی بنیاد پر ختم کر کے ایک نئے نظام کی عمارت تعمیر کی سعی کی گئی۔ اگرچہ حکمران چہرے بدلتے رہے لیکن ان کے غلط اقدامات کا نتیجہ اداروں کی تباہی کی صورت میں نکلا۔ مقامی حکومتوں کے نظام کے متعلق فیصلہ تاریخ کے اس جبر سے آزاد ہو کر کرنا چاہیئے۔ ورنہ اس نظام کو ختم کرنے کا فیصلہ ہمیں پھر اُس شیطانی چکر میں پھنسا دے گا جس کی وجہ سے ملک معاشی عدم استحکام، غیر موثر طرز حکمرانی اور سماجی نراجیت کا شکار ہے۔

## تربیتی ورکشاپ تنظیمی و مالیاتی انتظام کاری

ادارہ استحکام شرکتی ترقی نے ضلع وہاڑی کی 10 سماجی تنظیموں کے لیے تین روزہ تربیتی ورکشاپ جس کا موضوع تنظیمی و مالیاتی انتظام کاری تھا منعقد کی۔ ایس پی او سے ایڈمن اینڈ فنانس سپشلسٹ عائشہ یسین نے شرکاء کو فنانس مینجمنٹ کے حوالے سے تربیت دی اور ان کی کیش اور لیجر بک پر عملی مشقیں کروائیں اس کے ساتھ ایس پی او کے پروگرام سپشلسٹ شاہنواز خان نے شرکاء کو تنظیمی انتظام کاری کے حوالے سے تربیت دی اور ایک اس بات پر زور دیا کی ہر تنظیم کے ممبر کو اپنے وژن اور مشن کا پتہ ہونا چاہیے اور تنظیم کے مقاصد ایسے ہوں جو مقررہ وقت میں پلاننگ کے ساتھ قابل حصول ہوں شرکاء ورکشاپ سے بات کرتے ہوئے ایس پی او کے مانیٹرینگ اینڈ ایویلیشن سپشلسٹ پرویز اقبال انصاری نے کہا کہ تنظیموں کے مقاصد کے حصول کے لیے ایسی پلاننگ ہونی چاہیے جس میں آپ کی تنظیم ماہانہ بنیادوں پر جائزہ لے اور مزید پلاننگ اس طرح سے ہو کہ تنظیم اپنے مقاصد کے نتائج بہتر طریقے سے حاصل کر سکے۔ ان کے ساتھ ایسوسی ایٹ زہرہ سجاد زیدی، علی اعجاز اور دیگر شرکاء نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تربیت کے اختتام پر سماجی تنظیموں نے اپنے ضلع کے لوگوں کے مسائل کے حل کے لیے لائحہ عمل مرتب کیا۔

## شعور بیداری مہم کے سیمینارز

ادارہ استحکام شرکتی ترقی کے تعاون سے ضلع بہاولپور کی کلسٹر میں شامل دس مختلف سماجی تنظیموں نے شعور بیداری مہم کے سلسلہ میں صحت، تعلیم، پینے کی صاف پانی و دیگر موضوع پر اپنے اپنے سیمینار منعقد کئے- (ایس پی او) نے سیمینارز کے انعقاد میں تنظیموں کی رہنمائی اور مدد کی اور ان کو کامیاب بنانے کے لئے لوکل ریسورس پرسن نے تنظیموں کے ساتھ مل کر سیمینار کے لئے جگہ کا چناؤ اور اس کے موضوع کے مطابق مہمان خصوصی، مہمان خاص، سربراہان محکمہ جات اور دیگر شرکاء کے ناموں کو فائنل کیا اور اُن کو باقاعدہ دعوت نامہ دیکر پروگرامز میں بلوایا گیا تا کہ متعلقہ مسائل کے بارے میں احکام بالا اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پتہ چل سکے-

## ایڈووکیسی کمپین / پلان کی ڈیزائننگ میں معاونت

بہاولپور کلسٹر کی دس مختلف سماجی تنظیموں کو ایڈووکیسی کمپین کے سلسلہ میں ایڈووکیسی پلان کی تیاری ڈیزائننگ و انعقاد میں رہنمائی اور ٹیکنیکل مدد فراہم کی، ایڈووکیسی کمپین کو کامیاب بنانے کے لئے احکام بالا اور متعلقہ لوگوں کے ساتھ مل کر مسائل کے حل کیلئے لائحہ عمل مرتب کیا۔

## مذاکرہ (بس امن چاہیے)

ادارہ استحکام شرکتی ترقی (ایس پی او) کے زیر اہتمام امن کے حوالے سے ایک سیمینار بعنوان "بس امن چاہیے" کے موضوع پر مقامی ہوٹل میں منعقد ہوا جس میں مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مذہبی رہنماؤں، سیاسی رہنماؤں اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ایک نازک دور سے گذر رہا ہے۔ ہر طرف خطرات منڈلا رہے ہیں ایسی صورتحال میں ہر شہری کا فرض بنتا ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اپنا کردار ادا کرے کیونکہ کوئی بھی جنگ عوامی حمایت کے بغیر نہیں جیتی جا سکتی اور دہشت گردی پر قابو پانے کے لیے ہمیں مشترکہ لائحہ عمل طے کرنا ہوگا۔ اس موقع پر حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سیکورٹی کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے۔ سول سوسائٹی کی ذمہ داری ہے کہ ان حالات میں شہریوں کو آگاہی فراہم کرے اور ایسے حالات پیدا کرے کہ شہری اپنے دفاع کے لیے تیار ہو جائیں۔ تقریب سے جام جمشید ریجنل پروگرام مینیجر ایس پی او، نفیس احمد انصاری سابقہ ایم پی اے، ڈاکٹر ایلون مراد، شاہنواز خان نے خطاب کیا

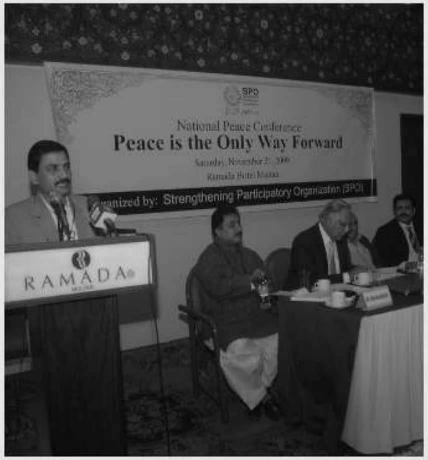

ایس پی او کے نئے پروگرام کے حوالے سے سرگرمیاں جاری ہیں، اس سہ ماہی میں ایس پی او سندھ کی جانب سے گھوٹکی اور شکارپور میں انسانی حقوق کی تربیت کے حوالے سے 24 تنظیموں کو منتخب کیا گیا اور ان کو تین روزہ تربیت دی گئی جس میں 24 تنظیموں کے 70 خواتین وحضرات نے شرکت کی۔ گھوٹکی کی 6 سیاسی جماعتوں کو انسانی حقوق کی تربیت کیلئے منتخب کیا گیا جس میں پی پی پی، جے یو آئی، سندھ ترقی پسند پارٹی، عوامی تحریک، عوامی پارٹی، اور جیئے سندھ محاذ، شامل تھیں۔ ان سیاسی جماعتوں کے 20 خواتین وحضرات کو انسانی حقوق کی تربیت فراہم کی گئی۔

قبائلی دہشتگردی اور اسکے سماج کے اثرات پر مکالمہ کیا گیا جس میں 70 کے قریب افراد نے شرکت کی اس میں پنچایتی فیصلوں کی قانونی حیثیت پر ماہر وکلاء نے بات چیت کی۔ لڑکیوں کی تعلیم اور انرولمینٹ کے حوالے سے SPO سندھ کی مہم تیسرے مرحلے میں شامل ہوگئی جس میں 29000 بچیوں کو داخلہ دلایا جائے گا۔ SPO اور یونیسیف کی مشترکہ کوشش سے حکومت سندھ کے اعداد وشمار کے مطابق سندھ میں ٹھٹہ واحد ضلع ہے جس میں انرولمینٹ Out of School Children کے مقابلے میں بڑھی ہے۔

## حیدرآباد میں 72 ایس پی او بورڈ میٹنگ کا انعقاد

ایس پی او بورڈ آف ڈائریکٹرز نے حیدرآباد ریجنل آفس کا دورہ کیا، اس دورے کا مقصد ایس پی او کی 72ویں بورڈ میٹنگ کا انعقاد اور ساتھ ہی CSN نیٹ ورک ٹھیاری کے کام کا جائزہ لینا بھی تھا۔ اس دن کا آغاز ٹھیاری ضلع میں ایس پی او کے سول سوسائٹی نیٹ ورک کے فیلڈ وزٹ سے ہوا۔ سندھ رورل ڈولپمینٹ سوسائٹی (SRDS) ٹھیاری نیٹ ورک کے سابقہ چیرمین جناب عبدل جبار چاچڑ نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ سیکریٹری رحمت اللہ بلال نے اپنی پریزنٹیشن میں نیٹ ورک کی کارکردگی کے حوالے سے تفصیلی جائزہ پیش کیا۔

ٹھیاری نیٹ ورک کے ایڈوکیسی کیمپین کا فوکس تعلیم ہے، نیٹ ورک نے تعلیمی شعبے کی بہتری کے لئے کیئے جانے والے اقدامات کے بارے آگاہی دی۔ ایس پی او بورڈ ممبران نے نیٹ ورک کے کام اور کوششوں کو سراہا، تاہم بہتری کی گنجائش ہر جگہ ہوتی ہے، بورڈ نے خواتین کی شمولیت کو زیادہ زیادہ سے بڑھانے پر زور دیا ساتھ ہی تمام سیاسی جماعتوں کی پروگرام میں شمولیت کو بڑھانے پر بھی زور دیا۔ آخر میں ایس پی او کے بورڈ اور ٹیم نے نیٹ ورک کا اتنے اچھے پروگرام کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا۔ بھٹ شاہ کے دورے کے موقع پر معروف صوفی شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی کی درگاہ پر ایس پی او کے وفد نے حاضری دی اور سندھ کی روایتی سوغات اجرک بنانے کے مرکز کا دورہ کیا۔

نیٹ ورک کے دورے کے بعد، حیدرآباد آفس میں ایس پی او بورڈ میٹنگ کا آغاز ہوا۔ میٹنگ کے ایجنڈے میں ایس پی او سندھ کی جانب سے ریجنل ہیڈ جناب مصطفیٰ بلوچ نے ایک پریزنٹیشن دی۔ بورڈ اراکین نے ایس پی او حیدرآباد کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کچھ تجاویز بھی دیں مثلاً ڈائیلوگ فار چینیج، مستقل بنیادوں پر ہونے والا ایسا پروگرام ہے جس میں مختلف

سیاسی، سماجی ومعاشرتی موضوعات پر لیکچرز منعقد کیئے جاتے ہیں یہ سول سوسائٹی کے لئے معلومات حاصل کرنے، تجزیاتی فکر ونظر کو جلا بخشنے اور صحت مندانہ گفتگو کرنے کے لئے ایک بہترین پلیٹ فارم ہے، ان پروگراموں کو کتابی شکل میں ڈھالا جائے تاکہ ان سے متعلق معلومات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے۔

ایس پی او حیدرآباد کی جانب سے ایک افطار ڈنر کا اہتمام بھی کیا گیا تھا، جس میں سول سوسائٹی کے ارکان، صحافی، قلمکار، سیاستدان اور کارکنان نے شرکت کی۔ اس مصروف ترین دن کے اختتام پر ایس پی او بورڈ کے اراکین نے ایس پی او حیدرآباد کے تمام اسٹاف کا نہایت گرم جوشی سے شکریہ ادا کیا اور فیلڈ وزٹ، بورڈ میٹنگ اور سول سوسائٹی کے ساتھ ملاقات کے بہترین اہتمام وانعقاد پر اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔

## تنظیمی دورے اور تربیت

ایس پی او حیدرآباد کی جانب سے ضلع ٹھیاری، ٹنڈو محمد خان اور شکارپور گھوٹکی کی ساتھی تنظیموں و سیاسی جماعتوں کے لئے انسانی حقوق، جمہوریت واچھی طرزِ حکمرانی کی تربیت کا اہتمام کیا گیا۔ ایس پی او کی جانب سے ساتھی تنظیموں کی تربیت کے بعد کیے جانے والے فالواپ تنظیمی دورے نہایت کارآمد ثابت ہوئے۔ ضلع گھوٹکی کی تنظیم حوا فاونڈیشن، جوکہ بہترین انتظام کاری کی تربیت میں شامل تھی نے واپس جاکر اپنے دیگر تنظیمی ساتھیوں کو تربیت دی اور مختلف سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کی۔ اس کے علاوہ دیگر ساتھی تنظیمیں نوجوان سنگت، ینگ لنجاری ویلفیئر آرگنائزیشن، سوائی فاونڈیشن کی جانب سے تنظیمی دوروں کے دوران مثبت اور تعمیری رویے اور سرگرمیاں نظر آئیں۔ ایس پی او کی جانب سے شازیہ جونیجو اور شفیق نے اس سرگرمی میں حصہ لیا۔ ٹھیاری کلسٹر کے تحت پریس کلب سعید آباد کے مقام پر ایس پی او کے تعاون سے جدید دنیا اور ہمارا تعلیمی نظام کے عنوان پر ایک مذاکرے کا انعقاد کیا گیا جس میں تعلیمی پالیسی پر سیر حاصل بحث کی گئی۔ شرکاء نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کو سیاست سے مکمل طور پر جدا ہونا چاہیئے اور تعلیمی پالیسی ایک ایسی دستاویز ہونی چاہیئے جس میں ہر طبقے کے لئے بلا امتیاز قائدے وقوانین موجود ہوں۔ تعلیمی شعبے میں سیاسی تقرریاں اور سیاسی اثر ورسوخ کو مکمل طور پر ختم ہونا چاہیئے۔ شرکاء کی جانب سے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت مانیٹرنگ کمیٹیوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے فوری طور پر اقدامات کرے ساتھ ہی تعلیم کے شعبے میں جنگی بنیادوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جدید دنیا میں آگے بڑھنے کے لئے تعلیم کو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

ٹھیاری کلسٹر کی ساتھی تنظیموں کے ساتھ ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا، جس میں ایس پی او کے نئے پروگرام کے حوالے سے نیٹ ورک کی تنظیموں کو اورینٹیشن دی گئی اور تنظیموں کی کارکردگی اور آئندہ کے لائحہ عمل پر جامع منصوبہ بندی کی گئی۔ ایس پی او کے انسانی حقوق پر مبنی سیاسی تعلیم کے پروگرام کے بارے میں بتاتے ہوئے جناب عبدلواحد سنگراسی اور جمیل ابڑو نے کہا کہ ایس پی او کی ساتھی تنظیمیں لابنگ اور ایڈوکیسی کی مدد سے مسائل کی نشاندہی اور ان کے حل کے لئے کام کریں گی، نیٹ ورکس اور تنظیموں کو اس کام کی باقاعدہ تربیت دی جائے گی۔ اس میٹنگ میں تنظیموں کے کام، کارکردگی، علاقے کے مسائل اور ان کے حوالے سے اٹھائے جانے والے اقدامات کے لئے ایکشن پلان مرتب کیا گیا۔ گفتگو اور سوال وجواب کی نشست میں شرکاء کی جانب سے سوالات اٹھائے گئے کہ ایس پی او اگر کسی حکومت مخالف تحریک کا حصہ بنتا ہے یا اس کی حمایت کرتا ہے تو سول سوسائٹی اور حکومت کے تعلقات پر کیا اثرات مرتب ہونگے اور ایس پی او اس حوالے سے کیا حکمتِ عملی اختیار کرے گا؟

## ایس پی او کے ثقافتی رنگ

سندھ کے عظیم صوفی شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی سے کون واقف نہیں! ان کی درگاہ پر سارا سال زائرین کا رش رہتا ہے اور لوک موسیقی، شاعری اور صوفیانہ کلام سے بھی لوگ مستفید ہوتے ہیں۔ سندھ کے مخصوص ثقافتی تناظر میں شاعر عوامی پس منظر میں شاعری کرتے ہیں اور یہاں آکر ہر خاص وعام تک اپنا کلام پیش کرتے ہیں، ان شاعرں کو سگھڑ کہا جاتا ہے۔ ایس پی او نے ضلع ٹھیاری کے اس اہم سماجی وثقافتی مرکز پر ایک کلچرل ایونٹ کا اہتمام کیا، سگھڑ ساتھ کے عنوان سے کئے جانے والے اس پروگرام میں سندھ بھر سے آنے والے شاعروں نے اپنا کلام پیش کیا، بالخصوص کچھ شاعروں کے کلام کا موضوع تعلیم تھا، نہایت خوبصورت اور متاثر کن انداز میں پیش کیے جانے والے اس کلام کو لوک موسیقی کی آمیزش کے ساتھ لوگوں نے بے حد پسند کیا۔ کلچرل ایونٹ علاقے کے لوگوں میں سماجی ہم آہنگی، رواداری اور برداشت جیسے رویوں کو فروغ دینے کا ایک اہم ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے، اس حوالے سے ٹنڈو محمد خان نیٹ ورک کی جانب سے سگھڑ کچہری کا اہتمام کیا گیا، جس میں لوک موسیقی، شاعری اور تقاریر کیذریعے امن ورواداری کا پیغام لوگوں تک پہنچایا گیا۔ اس پروگرام میں بڑی تعداد میں اقلیتی برادری کے افراد اور نوجوانوں نے شرکت کی۔ لوک موسیقی اور مشترکہ ثقافتی ورثے میں جڑے ہوئے سماج میں دیگر مذاہب، زبان، نسل سے تعلق رکھنے والے افراد کے ساتھ معاشرتی رواداری، محبت اور امن وبھائی چارے کے فروغ کے لئے ایس پی او کی اس کوشش کو مقامی افراد نے بے حد پسند کیا۔

## زیڈ ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، مستونگ

کے زیر اہتمام مورخہ 26-6-2009 کو ترقی کے حوالے سے ایک مکالمے کا اہتمام کیا گیا جس میں سماجی ورکروں، طلباء کے علاوہ ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے بڑی تعداد نے شرکت کی۔

## مستونگ سی ایس این اسٹیک ہولڈر میٹنگ

مورخہ 23-6-2009 کو ایس پی او بلوچستان کے تعاون سے شاشان ویلفیئر سوسائٹی کھڈ کوچہ کے زیر اہتمام اسٹیک ہولڈر میٹنگ کے پروگرام کا اہتمام کیا گیا جس میں شاشان ویلفیئر سوسائٹی کے ممبران کے علاوہ طلباء سیاسی سماجی ورکروں کے کثیر تعداد میں شرکت کی میٹنگ میں معاشرے میں سماجی ورکروں کے کردار کے حوالے سے شرکاء نے اظہار خیال کیا۔

## سول سوسائٹی بھاگ ناڑی کی کارکردگی

سول سوسائٹی بھاگ ناڑی نے گزشتہ سہ ماہی کی طرح موجودہ سہ ماہی میں بھی سی ایس این کی سرگرمیاں پیش کیں اور مختلف علاقوں میں پروگراموں کا انعقاد کیا جس میں مختلف طبقے کے لوگوں کے علاوہ علاقے کے معتبرین یوسی ناظمین' کونسلران' پریس نمائندوں' طلباء اور تمام سی بی اوز کے نمائندوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور پروگراموں کو کامیاب بنایا۔ سول سوسائٹی کے حوالے سے تمام ورکروں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ نیٹ ورک کو متحرک کرنے اور فعال کرنے کی انتھک کوشش کی جائے۔ اس سلسلے میں علاقے کے تمام معتبرین سے رابطہ موجود ہیں اور اس سلسلے میں یہاں کے نوجوان کی شعور و آگاہی پر کام کر رہے ہیں ۔سول سوسائٹی نیٹ ورک کے دوستوں کی انتھک جدوجہد کے نتیجے میں آج علاقے کے لوگ سی ایس این کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کے کام کی تعریف کرتے ہیں۔ سی ایس این کے بارے میں لوگوں کی یہ رائے قدر کی حامل ہے اور بات میں کوئی شک نہیں کہ سی ایس این کے قیام کا مقصد بھی یہی تھا کہ لوگوں کے ساتھ ملکر انکے مسائل حل کیئے جائیں تا کہ عوام کے مسائل حل ہوں اور لوگوں کی تکالیف کم ہوں۔

## زیڈ ایجوکیشنل کے زیر اہتمام ایک ڈائیلاگ پروگرام

زیڈ ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام جون 2009 کو معاشرے میں ڈولپمنٹ کے حوالے سے ایک ڈائیلاگ پروگرام کا اہتمام کیا گیا جس میں سماجی ورکروں طلباء کے علاوہ ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے حضرات نے بڑی تعداد میں شرکت کی منعقدہ پروگرام میں زیڈ ایجوکیشنل سوسائٹی کے چیئرمین ظہور احمد شیخ نے شرکاء کو پروگرام کے حوالے سے تفصیل سے بتایا کہ ترقی کیا ہے اور ترقی کے اقسام پر شرکاء سے گفتگو کی جس کے بعد شرکاء نے ترقی کے موضوع پر بحث و مباحثہ کیا جس سے شرکاء کی دلچسپی بڑھ گئی اور انہوں نے اس طرح کے پروگرام منعقد کرنے پر ایس پی او بلوچستان اور سراوان سول سوسائٹی کے ممبران اور سماجی تنظیموں کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ سماجی تنظیمیں ہی سماج میں تبدیلی کا محرک ثابت ہوئی۔

## آماچ سوسائٹی کے زیر اہتمام پالیسی ڈایلاگ پروگرام کی رپورٹ

مورخہ 22-06-09 کو ایس پی او بلوچستان کے تعاون سے سراوان سول سوسائٹی نیٹ ورک کی نگرانی اور آماچ ڈولپمنٹ سوسائٹی زیر اہتمام پالیسی ڈایلاگ پروگرام منعقد کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت سراوان سول سوسائٹی نیٹ ورک کے کوارڈینیٹر واحد بلوچ نے کی اس منعقدہ پالیسی ڈائیلاگ پروگرام میں سماجی اور سیاسی ورکروں کے علاوہ طلباء مزدور اور صحافیوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ پروگرام میں پالیسی ڈایلاگ کے حوالے سے سماج میں سماجی ورکروں کی اہمیت کے حوالے سے بحث و مباحثہ ہوا جس میں شرکاء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پروگرام میں واحد بلوچ نے شرکاء کو سماجی ورکر کے حوالے سے تفصیل سے آگاہ کیا کہ سماجی ورکر معاشرے کا وہ سرمایہ ہے جس کی بدولت سماج میں مثبت تبدیلی رونما ہوتی ہے اور تبدیلی کے اس عمل سے سماج میں مساوات کا عمل پروان چڑھتا ہے اور لوگوں کی حالت میں بہتری پیدا ہوتی ہے تمام شرکاء نے سراوان سول سوسائٹی اور ایس پی او کا شکریہ ادا کیا۔

## منشیات کے خلاف عالمی دن

ملک کے بیشتر شہروں کی طرح مستونگ میں بھی 26 جون 2009 منشیات کے خلاف عالمی دن کے حوالے سے ایک روزہ سیمینار کا اہتمام کیا گیا اس سیمینار کا انعقاد سراوان سول سوسائٹی نیٹ ورک کی جانب سے اور ایس پی او بلوچستان کے تعاون سے کیا گیا جس میں سول سوسائٹی کی تمام پاٹنر تنظیموں کے ممبران کے علاوہ مستونگ کے سیاسی و سماجی اور طلباء نے اچھی تعداد میں شرکت کی سیمینار کی صدارت سراوان نیٹ ورک کے کوارڈینیٹر واحد بلوچ نے کی جبکہ مہمان خاص سیاسی ورکر نصیب اللہ تھے۔ منعقدہ سیمینار کا مقصد منشیات کے نقصانات کے بارے میں لوگوں کو آگاہی دینا تھی اور نوجوان نسل کو اس زہر قاتل سے دور کرنے کے بارے میں سوچ و بچار تھا تمام مقررین اس سیمینار کے حوالے سے اس بات کا اعادہ کیا کہ آج کے اس جدید دور میں منشیات کا استعمال ایک زہر قاتل ہے۔ اگر سنجیدہ طور پر اس کے خلاف قدم نہ اٹھایا گیا تو شاید قیمتی جان اس کی لپیٹ میں آکر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں سیمینار سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے شرکاء کو پیغام دیا کہ وہ معاشرے کی اصلاح کے لئے نوجوان نسل کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے انہیں ایسے مواقع فراہم کرے جس سے وہ منشیات کی لعنت سے چھٹکارہ حاصل کر سکیں اور معاشرے کے ایک اچھے شہری بن سکیں اس کام میں تمام سماجی و سیاسی کارکن کمربستہ ہو کر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ آخر میں مہمانوں کی ریفریشمنٹ کی گئی۔

## لورلائی میں عید امن میلہ

لورالائی کوئٹہ کے بعد بلوچستان کا دوسرا بڑا ضلع ہے۔ اس کو 1803 میں ضلع کا درجہ دیا گیا تھا۔ لورلائی ادبی حوالے سے بہت زرخیز ہے۔ ثقافتی حوالے سے اس کا اپنا مقام ہے۔ یہاں مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں جن کے اندر امن کی بہت زیادہ گنجائش ہیں۔ لیکن گزشتہ 15 سالوں سے مذہبی انتہائی پسندی کی وجہ سے لورلائی میں لوگوں نے اس قسم کی ثقافتی اور مذہبی موقعوں پر جمع ہونا چھوڑ دیا تھا کیونکہ اُن کو اس قسم کے موقعوں پر جمع ہونے کی وجہ سے خطرناک دھمکیاں ملی تھیں۔ اس ثقافتی خلاء کی وجہ سے علاقے میں انتہا پسندی بڑھ رہی ہے اور لوگوں کے پاس تفریح کے مواقع ناپید ہونے جا رہے ہیں۔ لیکن اس سال عیدالفطر کے موقع پر CSN لورلائی کے ساتھیوں نے دوسری ثقافتی اور ادبی تنظیموں کیساتھ مل کر عید کے دوسرے اور تیسرے دن لورلائی میں ایک بڑے عید میلے کا اہتمام کیا جس میں موسیقی اور دوسرے آئٹمز شامل تھے۔ اس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی اور لوک رقص پیش کیا اس سرگرمی کو بہت سراہا گیا کہ یہ زندگی کی طرف سے ایک مثبت قدم ہے اس کے علاوہ ایک امن مشاعرے، کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں تین اضلاع کے پچاس سے زیادہ شعراء نے حصہ لیا۔

اگست 2009ء کو UNPA ہال نوشکی میں خواتین کے حقوق اور ہمارے معاشرے کا کردار' کے عنوان سے ایک سیمنار منعقد ہوا۔ اس میں خواتین اور مہمان خاص حاجی غلام دستگیر بادینی اور صدارت میڈم عزرا اور CSN کے ڈاریکٹر رحمت اللہ مینگل نے اپنے دوستوں کے ساتھ پروگرام میں شرکت کی۔ سیمنار میں خواتین ترقیاتی تنظیم کے صدر مس حلیمہ بلوچ نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کیا اور شرکاء کو سیمنار کے مقصد سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد ڈائریکٹر CSN رحمت اللہ مینگل نے سول سوسائٹی نیٹ ورک نوشکی کے مقاصد کو بیان کیا۔ خواتین نے معاشرہ میں خواتین کے کردار کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ ہم مردوں کے ساتھ قدم بقدم ہو کے چلنا چاہتے ہیں یہ ہمارا حق ہیں اور ہم اپنے حق کے لئے آواز بلند کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا معاشرہ خواتین کے بارے میں ہمیشہ منفی سوچ رکھتا ہے اور آج اگر عورت ہے تو مرد ہے۔ آخر میں سیمنار کے مہمان خاص تحصیل ناظم نوشکی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے نوشکی خواتین تنظیم اور SPO کی کارکردگی کو سراہا اور اس نے نوشکی کے خواتین کو تعاون کا یقین دلایا اور سیمنار اختتام پزیر ہوا۔

## نوشکی پروگرام

CSN نوشکی کی جانب سے 8 جولائی 2009 کو بی اینڈ آر ریسٹ ہاؤس میں ایک لیکچر پروگرام کا انعقاد کیا جس کا عنوان تھا؛ ترقی کی عمل میں نوجوانوں کا کردار اس میں ڈسٹرکٹ نوشکی کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شرکت کی۔ شرکاء میں نوجوان' میڈیا، لیکچررز، سیاسی نمائندے شامل تھے۔ اس لیکچر پروگرام کا ریسورس پرسن مری کور کے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر ابراہیم جمالدینی تھے۔ انہوں نے انتہائی تفصیل کیساتھ ترقی اور اس عمل میں نوجوانوں کا کردار کا تاریخی جائزہ لیکر حال اور مستقبل کی درپیش چیلینجز کا ذکر کیا۔ انہوں نے اس بات پر اس نے انتہائی زور عالمگیریت اور مارکیٹ میں مقابلے اور میڈیا پروپیگنڈ و نوجوانوں کو رضا کارانہ سماجی ترقی سے دن بدن دور کر رہا ہے اور نوجوان ایک تیز دوڑ میں لگے ہوئے ہیں تا کہ وہ اپنی انفرادی ضروریات کو پورا کر سکیں اور معاشرے میں ایک خاص حیثیت کے ساتھ رہیں لیکن صورت حال کو اسطرح شاطرانہ انداز میں بنایا گیا ہے کہ خواہشات اور صارفیت کی خواہشلسی بھی حوالے سے انسانوں کو خاص کر نوجوانوں کی تشفی نہیں ہو رہی اور وہ کہیں پر کسی بھی پوزیشن پر مطمئن ہوتے ہوئے نظر نہیں آ رہے ہیں۔ اسکی وجہ سے معاشرے میں خاص کر تیسری دنیا کے ممالک میں نوجوان معاشرتی بیگانگی اور انفرادیت کا شکار ہو گئے ہیں نتیجتاً سماجی ترقی میں رضا کارانہ اور مخلصانہ اقدامات اٹھانے میں مشکلات آ رہی ہیں۔ اس کے بعد سوال اور جواب کا سلسلہ شروع ہوا اور شرکاء نے مختلف سوالات کیے۔ SPO کے نمائندے شیر باز جمالدینی نے آخر میں بحث کو سمیٹتے ہوئے SPO کا نقطہ نظر سامنے رکھا اور دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ CSN نوشکی نے کھانے کے ساتھ افطار پارٹی کا اہتمام بھی کیا تھا۔

## گچین خواتین ترقیاتی تنظیم، مستونگ

اس سہ ماہی کے دوران مستونگ کی ایک پارٹنر آرگنائیزیشن گچین خواتین ترقیاتی تنظیم کی طرف سے 20 اگست 2009 کو ایک بحث و مباحثہ (ڈسکشن) کا اہتمام کیا گیا۔ اس بحث کا مقصد ماحول کی آلودگی کے حوالے سے خواتین کو شعور دینا تھا۔ ڈسکشن کے دوران خواتین کو ماحول کی آلودگی سے پھیلنے والی بیماریوں اور انکی وجوہات کے بارے میں آگاہی دی گئی۔ اس دوران حکومت کی طرف سے فراہم کردہ ناکافی سہولیات کے بارے میں اور ان میں بہتری پیدا کرنے کے لئے موثر لائحہ عمل اپنانے کی بات بھی گئی۔

## پھل نادستی خواتین ترقیاتی تنظیم، مستونگ

اس سہ ماہی کے دوران مستونگ کی ایک اور پارٹنر آرگنائیزیشن پھل نادستی خواتین ترقیاتی تنظیم نے ایک لیکچر کا اہتمام کیا جو خواتین کے لئے تھا، لیکچر کا بنیادی مقصد خواتین کو تعلیم و خصوصاً لڑکیوں کی تعلیم کے بارے میں شعور و آگہی دینا تھا تا کہ آگے چل کر ایک بہتر معاشرے کی تشکیل کر سکیں اس حوالے سے خواتین نے اس بات کا عہد بھی کیا کہ وہ اسکولوں میں تعلیم کا معیار بہتر بنانے کے حوالے سے حکومتی سطح تک جانے کی کوشش کریں گے۔

## کانفرنس برائے

# انسانی حقوق اور ریاست کی ذمہ داریاں

ایس پی او کے پروگرام برائے انسانی حقوق کے شعوری پروگرام میں مختلف سماجی اور سیاسی جماعتوں کے ساتھیوں کے لئے انسانی حقوق اور جمہوری طرزِ حکمرانی پر تربیت کرنا، انکی معلومات کے دائرے کار کو بڑھانا اور مقامی مسائل کو حل کرنے کے لیے ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا اور تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی فنی و مالی معاونت کرنا شامل ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ سماجی اور سیاسی کارکن ضلعی سطح پر مقامی مسائل کو حل کرنے کے لئے پیروکاری مہم چلائیں اور مختلف پروگراموں کا انعقاد کریں، ان میں خود اعتمادی پروان چڑھے، ترقیاتی مسائل سے مکمل آگاہی حاصل ہو، حاصل شدہ معلومات کے ذریعے دوسری سیاسی جماعتوں، ضلعی حکومتوں اور مختلف مکتبہ فکر کے لوگوں سے تبادلہ خیال کرسکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنی جماعتوں میں مسائل کی صحیح ترجمانی اور مشترکہ لائحہ عمل کی تشکیل کو حتمی صورت دیکر پائیدار ترقی کی بنیاد رکھ سکیں۔ ان تربیت یافتہ لوگوں کے ذریعے انسانی حقوق کے تحفظ اور تقدس کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان سرگرمیوں کے ذریعے بہتر جمہوری طرزِ حکمرانی کی جانب گامزن ہونے کے لیے کمیونٹی تنظیموں اور عوامی امنگوں کے ترجمان اداروں کی وسعت کو بڑھانا ہے تاکہ ہر سطح پر جمہوری ڈھانچہ کی تشکیل کو یقینی بنایا جاسکے۔ اسی سلسلے میں ایس پی او کراچی ریجن نے ضلع ٹھٹہ کی پانچ سیاسی جماعتوں جن میں پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمینٹیرین، مسلم لیگ نواز، سندھ ترقی پسند پارٹی، جماعت اسلامی اور جیئے سندھ محاذ کے 23 سیاسی کارکنان کے لئے تین روزہ تربیت برائے انسانی حقوق کا انعقاد کیا گیا۔ تربیت کے آخری دن 19 نومبر 2009 بروز جمعے کو کانفرنس بعنوان "انسانی حقوق اور ریاست کی ذمہ داریاں" کا انعقاد کیا گیا، جس میں پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمینٹیرین، مسلم لیگ نواز، سندھ ترقی پسند پارٹی، جماعت اسلامی، عوامی پارٹی پاکستان، پاکستان تحریک انصاف اور جیئے سندھ محاذ کے مرکزی قائدین، پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، مفکر اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے 200 افراد نے شرکت کی اور ایس پی او کراچی ریجن کی اس کاوش کو بہت پزیرائی بخشی۔

اس کانفرنس میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض محترمہ رحیمہ پھنور نے انجام دیے۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جسکے بعد جناب الٰہی بخش بلوچ، ریجنل پروگرام منیجر ایس پی او کراچی نے تمام مہمانوں کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہا اور کانفرنس کے مقاصد پہ روشنی ڈالی اور کہا کہ جمہوری عمل، جمہوری طاقتوں اور سیاسی جماعتوں کے حقیقی اشتراک کے بغیر ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی پاکستان میں مارشل لا، کا نفاذ عمل میں آیا، تب سیاسی جماعتوں نے ہمیشہ جمہوریت کی بحالی کے لیے قابلِ تحسین کردار ادا کیا اور قربانیوں اور جدو جہد کی ایک تاریخ رقم کی۔ ایس پی او کی ترجیحات پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایس پی او گزشتہ دو دہائیوں سے Mid Level NGOs/NPOs اور CBOs کی استعداد کاری پر کام کر رہی ہے۔ ملک کے موجودہ حالات اور جمہوریت کو مظبوط کرنیکی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ایس پی او نے سیاسی شعوری پروگرام شروع کیا ہے۔

مشہور محقق، دانشور و ادیب جناب جامی چانڈیو کو اسٹیج پر مدعو کیا گیا۔ جناب جامی چانڈیو نے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ریاست اس میں بسنے والے ہر فرد کے حقوق کی پاسداری کرے کیونکہ انکے دیئے ہوئے ٹیکس سے ہی حکومت کا پہیہ چلتا ہے۔ اگر ریاست ناکام ہوجائے یا وہ اس قابل ہی نہ ہو کہ لوگوں کے مسائل کی صحیح ترجمانی کرسکے یا انکے جائز بنیادی حقوق کے متعلق غیر جانبداری کا مظاہرہ کرے تو ایسی ریاست کو کمزور اور غیر ذمہ دار ریاست تصور کیا جائے گا۔ ایک پاکستانی شہری ہونے کے ناطے ہمیں مختلف بنیادی انسانی حقوق حاصل ہیں، جیسے، تعلیمی، سیاسی، ثقافتی، انسانی جذباتی حقوق، صحت کے حقوق وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ایک شہری ہونے کے ناطے ہم اپنے بنیادی حقوق سے کم ہی آگاہی رکھتے ہیں، ہمیں اپنے حاصل شدہ حقوق سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔ یہ بنیادی حقوق ہمارے آئین کا بھی حصہ ہیں۔ یہ تو وہ حقوق ہیں جنکی ذمہ داری حکومتوں پر عائد ہوتی ہے، لیکن ہمارے اپنے اندر ایک دنیا آباد ہے، جسکا تعلق ہمارے جذبات سے ہے، اور یہی ہمارے جذباتی حقوق کہلاتے ہیں، جسکا اظہار ہمارے روزمرہ پیش آنے والے رویوں سے ہوتا ہے۔ جذباتی حقوق ہمیں اپنے آپ سے اور دوسرے لوگوں سے پیش آنے کے انداز سکھاتے ہیں کہ ہم کس طرح تقاضائے بشری دوسرے کی سوچ، رائے، اور اسکے احساسات کا احترام کریں اور یہی بات معاشرے میں موجود دوسرے افراد پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ ان جذباتی حقوق کا اظہار ہر طرح کہ معاشروں میں ہوتا رہا ہے، چاہے وہ معاشرہ آمریت یا پھر ملوکیت کے سائے ہی میں کیوں نہ پروان چڑھا ہو۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہمارا موجودہ آئین ہمارے بنیادی حقوق کی نمائندگی نہیں کررہا جو کہ UN چارٹرڈ میں درج ہیں۔ انھوں نے حکومت سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ حکومت ان حقوق کی توثیق کرے جن کی توثیق بعض وجوہات کی بناء پر اب تک نہیں ہوسکی ہے۔

جیئے سندھ محاذ کے نمائندہ جناب نواز خان زئور نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ چھ دہائیوں سے حکومتِ پاکستان لوگوں کو بنیادی حقوق کی فراہمی میں ناکام رہی ہے۔ ہم یہ تک نہیں جانتے کہ ہمارے بنیادی حقوق کیا ہیں؟ اور کون ہے جو ہمیں یہ حقوق دے گا؟ جسکا نتیجہ یہ ہے کہ لوگ اپنے اپنے طریقوں سے حقوق حاصل کرنے کی تگ و دو میں لگ جاتے ہیں۔ یہی حکومتی رویہ لوگوں میں بے اعتمادی کی وجہ بنتا ہے۔ لیکن ہم ایک ایسی جدو جہد پر یقین رکھتے ہیں جسکے مثبت نتائج برآمد ہوں۔ میڈیا اور دوسری سول سوسائٹی آرگنائزیشن خاص طور پر SPO نے اس سلسلے میں ایک بھرپور کردار ادا کیا ہے اور لوگوں میں امید کی ایک کرن پیدا کی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ اس طرح کی معلوماتی تربیت اور سیمینار آنے والے وقتوں میں بھی ہونے چاہیے، تاکہ لوگوں میں شعور بیدار ہو اور وہ اپنے جائز حقوق کی خاطر آواز بلند کریں۔ جماعتِ اسلامی کے قائد جناب مولانا اسد اللہ بھٹو نے اپنی تقریر میں کہا کہ خوش قسمتی سے ہم مسلمان ہیں اور ہمیں ہمارے تمام بنیادی حقوق چودہ سو سال پہلے ہی عطا کردیے گئے تھے۔ قرآن مجید میں تمام بنیادی حقوق تفصیل سے موجود ہیں۔ ہمارے نبی نے ہمیں ہمیشہ یہ تعلیم دی کہ ہم انسانی حقوق کا احترام کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن اور اسلامی تعلیمات کی پیروی کریں تاکہ ایک متوازن معاشرے کی تشکیل کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔ اپنی جماعت کی جانب سے وہ SPO کے انتہائی مشکور تھے کہ SPO نے ان کی جماعت سے تربیت کے لیے نمائندوں کو منتخب کیا اور انھیں سیمینار میں بھی مدعو کیا۔

جناب رمضان میمن صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں بلوچستان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو اپنے ذہنوں میں رکھنا چاہیے کہ ایک ریاست کی کیا ذمہ داری ہوتی ہے اور وہاں ریاستی ادارے کن عوامل کا مظاہرہ کررہی ہیں، جو کچھ بلوچستان میں ہورہا ہے وہ انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ یہی ہوتا ہے جب حکومتیں محروم طبقات کے بنیادی مسائل کو حل کرنے میں ناکام ہوجاتی ہیں۔ جب جب اس طرح کے جبر جنم لیتے رہیں گے ان سے نجات کی تحریکیں بھی ابھرتی رہیں گی۔ چنانچہ انھوں نے حکومتی عہدیداروں سے یہ مطالبہ کیا کہ جتنی جلدی ہوسکے اس صورتحال کو افہام وتفہیم سے سیاسی سطح پر حل کرلیا جائے اور اس صورتحال کا کوئی مثبت اور پائیدار حل تلاش کیا جائے۔ انھوں نے سیاسی جماعتوں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سیاسی جماعتوں کا کردار ہمارے سامنے ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں نے جمہوریت کی بحالی اور حکومت کے غیر قانونی اقدامات کے خلاف ہمیشہ آواز بلند کی۔

سندھ ترقی پسند پارٹی کے وائس چیئرمین علی حسن چانڈیو نے SPO کراچی کا تین دن کی تربیتی ورکشاپ اور انسانی حقوق اور ریاست کی ذمہ داریاں کے عنوان سے سیمینار منعقد کرانے پر SPO کراچی کو مبارک باد پیش کی اور انکی پارٹی کے کارکنوں کو تربیتی ورکشاپ کا حصہ بنانے پر بھی دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ موضوع پر سخن اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے علی حسن صاحب نے کہا کہ صوبوں میں وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی ایک بہت خلاف ورزی ہے۔ موجودہ حکومت عوام سے کئے گئے وعدوں سے منحرف ہوگئی ہے جو کہ ایک انتہائی تکلیف دہ بات ہے۔ یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ پاکستان میں بسنے والے ہر فرد کے بنیادی حقوق کی پاسداری کرے اور اگر اس سلسلے میں اس بات کی گنجائش ہو کہ آئین میں کسی ترمیم کی ضرورت باقی ہے تو منتخب اسمبلی انکی ذمہ دار ہے کہ وہ آئین میں موجود خامیوں کو دور کرے۔ تحریکِ انصاف سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر عارف علوی نے کہا کہ پاکستان میں ہمیشہ انسانی حقوق کو غیر قانونی اور غیر آئینی اقدامات کر کے پامال کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن پاکستان کے مہذب شہریوں نے ایسے اقدامات کے خلاف ہمیشہ آواز اٹھائی، حالیہ عدلیہ کی بحالی جس میں، وکلاء، سول سوسائٹی، اور میڈیا نے اہم کردار ادا کیا انکی ایک مثال ہے۔ چنانچہ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ لوگوں میں مختلف پروگراموں کے ذریعے انسانی حقوق سے متعلق شعور بیدار کیا جائے، اور انھیں یہ بھی بتایا جائے کہ انکے حقوق کی ذمہ داری کن کے کاندھوں پر عائد ہوتی ہے۔ اور اپنے حقوق کو وہ کیسے حاصل کرسکتے ہیں۔

کانفرنس کے مہمانِ خصوصی سینئر ایڈوکیٹ اور ہیومن رائٹس کمیشن پاکستان کے کو چیئر پرسن جناب اقبال حیدر صاحب نے پروگرام میں مدعو کرنے پر ایس پی او کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی پامالی کی اہم وجہ قانون کی حکمرانی کا نہ ہونا اور انصاف کی عدم دستیابی ہے کیونکہ ریاست اور اسکے ادارے اپنا کام صحیح طرح انجام نہیں دے رہے ہیں اور جو قانون ساز ہیں وہ مراعات یافتہ طبقہ ہے تو وہ کیوں ایک عام آدمی کے بارے میں سوچے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پچھلے سال کی اسمبلی کا ریکارڈ ہمارے سامنے موجود ہے کہ اس نے کس کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ الیکشن سے پہلے وکلاء اور اس وقت کی حزبِ اختلاف کی جماعتیں عدلیہ کی بحالی کی تحریک میں ہمارے شانہ بشانہ تھیں اور انھوں نے وعدے کئے تھے کہ وہ عدلیہ کی بحالی کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ایک مہذب معاشرے کی بنیاد رکھی جائے تو ہمیں انسانی حقوق کا احترام کرنا ہوگا اور یہ حکومت اور انسانی حقوق پر کام کرنے والے اداروں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ انسانی حقوق سے متعلق اپنی ذمہ داریاں بھرپور انداز میں نبھائیں اور انسانی مساوات پر مبنی ایک معاشرے کی بنیاد رکھیں جہاں احترامِ انسانیت کو اولیت حاصل ہو۔

مقررین کی تقاریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا اور حاضرین نے مقررین سے سیمینار کے موضوع کو ملحوظِ خاص رکھتے ہوئے مختلف سوالات کئے، جن کا مقررین نے تفصیل سے جواب دیا، یوں سوال و جواب کے ساتھ ہی پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

## تکمیل ہیلتھ پروجیکٹ گوادر

ادارہ استحکام شرکتی ترقی (ایس پی او) یو ایس ایڈ کی معاونت سے ضلع گوادر میں تکمیل ہیلتھ پروجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔اس پروجیکٹ کے تحت درجہ ذیل سرگرمیاں کی گئی ہیں۔ایس پی او تربت نے باقائدگی سے دسمبر 2008 کو ضلع گوادر میں تکمیل پروجیکٹ کے تحت کام کا آغاز کیا۔جس میں سب سے پہلے ضلع گوادر کے ناظم،نائب ناظم،ڈی سی او،ای ڈی او ہیلتھ کے ساتھ ساتھ دیگر سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کے سربراہان سے میٹنگ کرکے تکمیل ہیلتھ پروجیکٹ کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔اس کے علاوہ بلوچستان ماہیگیر نیٹ ورک جو کہ تکمیل ہیلتھ پروجیکٹ کے تحت ایس پی او کے ساتھ پارٹنر شپ پر کام کر رہا ہے ایس پی او نے نیٹ ورک کیساتھ باقائدہ معاہدہ کرکے کام کو فیلڈ لیول پر شروع کیا۔تکمیل ہیلتھ پروجیکٹ کو ایس پی او ٹیم تین مرحلوں میں چلا رہی ہے جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

*بیس لائن سروے: تکمیل پروجیکٹ کے تحت کام کرنے سے پہلے ایس پی او ٹیم نے سات مذکورہ یونین کونسلز میں 23 صحت کے مراکز کا سروے کیا جس میں ضلعیہیڈ کوارٹر ہسپتال گوادر، دیہی ہیلتھ سینٹر جیوانی کے علاوہ 5 سول ڈسپنسری اور 16 بنیادی ہیلتھ یونٹ کا سروے کیا گیا۔

### 1۔موبلائزیشن اینڈ فارمیشن

ضلع گوادر کی سات یونین کونسل میں یوسی جیونی، پیشکان، گوادر شمالی، گوادر جنوبی، سُر بندر، نلینٹ اور یوسی کلگ کلانچ شامل ہیں۔ان سات یونین کونسلز کو دو کلسٹر میں تقسیم کیا گیا اور کلسٹر لیول پر دو سیمینار منعقد کرکے تکمیل ہیلتھ پروجیکٹ کے مقاصد،کام کرنے کے طریقہ کار اور ہیلتھ ایجوکیشن اور شعور پر آگاہی دینے کیساتھ ساتھ ہر ایک یونین کونسل میں مرد اور خواتین گروپس کیساتھ میٹنگ منعقد کرکے 7 ہیلتھ مانیٹرینگ کمیٹیاں بنائی گئی۔

ڈسٹریکٹ ہیلتھ منیجمنٹ کمیٹیDHMC ضلع گوادر میں پہلے سے لوکل گورنمنٹ کے تحت ڈسٹریکٹ کوارڈینیشن کمیٹیDCC بنائی گئی ہے جس میں ضلع کے سطح پر کام کرنے والے سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کے سربراہان شامل ہیں لیکن یہ کمیٹی غیر فعال تھی جس کی وجہ مالی اور تیکنیکی وسائل کی کمی بتائی گئی۔ایس پی او نے اس کمیٹی کو دوبارہ فعال بنایا اب یہ کمیٹی فعال ہے اور باقاعدگی سے کام کر رہی ہے۔

ڈسٹریکٹ ہیلتھ بورڈDHB ضلع گوادر میں ایک 25 رکنی ڈسٹریکٹ ہیلتھ بورڈ بنایا گیا ہے جس میں( سول سوسائٹی کے ارکان)، پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے لوگ،کونسلران، یوسی ناظمین،سماجی تنظیموں کے رضا کار ممبران شامل ہیں۔اس کے علاوہ بلوچستان ماہیگیر نیٹ ورکBMN کے ممبران اور ڈسٹریکٹ ہیلتھ اسٹاف کیساتھ مختلف میٹنگ منعقد کرکے اُن کو موبلائیز کیا گیا ہے۔اور موبلائزیشن کے مرحلے کیبعد ان اداروں کے ممبران کی استعداد کاری کی گئی۔

### 2۔استعداد کاری (ہیلتھ مانیٹرینگ کمیٹی کی ٹریننگHMC)

سات یونین کونسل کے سات ہیلتھ مانیٹرینگ کمیٹیوں کو دو مرحلوں میں تربیت دی گئی ہر ایک کمیٹی سے پانچ ارکان نے شرکت کی جس میں تین مرد حضرات اور دو خواتین تھے کُل 37 شرکاء نے تربیت میں شرکت کی تربیت میں سہل کاری کے فرائض محراب علی بلوچ اور محترمہ مہرنگ کریم نے سرانجام دیے۔

### ڈسٹریکٹ ہیلتھ بورڈ کی تربیت

دوروزہ تربیت ڈسٹریکٹ ہیلتھ بورڈ کو دی گئی جس میں 25 شرکاء نے شرکت کی سہل کاری کے فرائض محراب علی بلوچ اور محترمہ مہرنگ کریم نے سرانجام دیے۔

### سول سوسائٹی گوادر

دوروزہ تربیت بلوچستان ماہیگیر نیٹ ورک ضلع گوادر کو دی گئی جس میں 18 شرکاء نے بلوچستان ماہیگیر نیٹ ورک کے ذیلی تنظیمی ممبران نے شرکت کی ورکشاپ میں محراب علی بلوچ اور محترمہ مہرنگ کریم نے سہل کاری کی۔

### ڈسٹریکٹ ہیلتھ اسٹاف

دوروزہ تربیت ضلع ہیلتھ اسٹاف کو دی گئی جس میں 26 پیرا میڈیکس اسٹاف نے شرکت کی ورکشاپ میں سہل کاری کے فرائض ایس پی او ٹیم کی طرف سے محراب علی اینڈ مہرنگ کریم نے سرانجام دی۔

### 3۔ایڈووکیسی مہم

ایڈووکیسی مہم ایس پی او اپنی پارٹنر نیٹ ورک (بلوچستان ماہیگیر نیٹ ورک ) کے ذریعے چلا رہی ہے اب تک پانچ یونین کونسلوں میں 2 پبلک فورم ،2 سیمینار،اور 1 سکول آوٹ ریچ پروگرام منعقد کیئے گئے ہیں۔جس میں بلوچستان ماہیگیر نیٹ ورک کے ساتھیوں نے MBBS ڈاکٹر جناب عبدالعزیز بلوچ اینڈ لیڈی ڈاکٹر محترمہ رقیہ نظیر کو فیلڈ لے جا کر لوگوں کو مختلف بیماریوں اور صحت عامہ کے حوالے سے آگاہی دی گئی۔



ادارہ استحکام شرکتی ترقی (ایس پی او) بلا نفع بنیادوں پر خدمات انجام دینے والا غیر سرکاری ادارہ ہے یہ نیز ادارہ حقوق کی فراہمی اور تحفظ کے لئے پیروکاری کرنے والے سول سوسائٹی تنظیموں کے اتحادوں کی باہمی رابطہ کاری اور متاثرہ افراد کے لئے ہنگامی امداد اور بحالی کی خدمات بھی انجام دے رہا ہے۔اس کے علاوہ ادارے کی جانب سے روزگار اور استعداد کاری کے شعبوں میں وسائل بھی فراہم کیے جاتے ہیں۔8 اکتوبر 2005 کے خوفناک زلزلے نے سرحد کے شمالی علاقوں اور آزاد کشمیر میں ہولناک تباہی مچادی۔اس کے نتیجے میں ایک لاکھ کے قریب اموات، کئی لاکھ افراد زخمی اور تینتیس لاکھ افراد بے گھر ہو گئے۔بے گھر ہونے کے ساتھ ساتھ لوگوں کے مال مویشی، فصلیں تباہ ہو گئیں اور معاشی بحران کا سامنا کرنا پڑا۔یتیم بچے، بیوائیں اور معذور افراد بوجھ بن گئے اور ان کا کوئی پرسان حال نہ رہا۔زلزلے کے بعد یہ نہایت ضروری تھا کہ متاثرین کو ان کی روزمرہ زندگی کی طرف دوبارہ راغب ہوں اور مصائب کا سامنا کرنے کے لئے ان کی مالی معاونت کی جائے تا کہ وہ دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑے اور معاشی طور پر خود کفیل ہو سکیں۔اسی ضرورت کے پیش نظر ادارہ استحکام و شرکتی ترقی (ایس پی او) نے ICMC کے تعاون سے ایک پروگرام شروع کیا۔جس کا مقصد انتہائی پسماندہ افراد کی مالی معاونت کرنا تھا تا کہ وہ بیروزگاری کی لعنت سے چھٹکارہ پا سکیں اور مالی طور پر مستحکم ہو سکیں۔اس کے علاوہ مقامی تنظیموں اور اداروں کے درمیان رابطہ کاری کے لئے مختلف سرگرمیاں ترتیب دینا تھا تا کہ لوگ اپنے طور پر مختلف اداروں سے رابطے استوار کر کے اپنے مسائل کا خود بہتر حل تلاش کر سکیں اور کسمپرسی کی زندگی کو خیر باد کہہ سکیں۔

### آفات سے بچاؤ اور ان کی تیاری (DRR) پر مبنی سیشن

مظفر آباد کی سات یونین کونسلز کے مختلف گاؤں میں آفات سے بچاؤ اور ان کی تیاری پر مبنی سیشن کروائے گئے۔مقامی تنظیموں اور کمیونٹی کی مدد سے مختلف سرگرمیوں کو بروئے کار لا کر ان گاؤں کو درپیش آفات اور ان کی صورت میں ہونے والے نقصان کا جائزہ لیا گیا۔ان آفات میں زلزلہ، سیلاب،آندھی، فصلوں کی بیماریاں، آسمانی بجلی کا 95% سامنا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو جانی مالی نقصان کے علاوہ معاشی بحران کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ان تمام معلومات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان آفات سے ممکنہ بچاؤ اور ہونے والے نقصان سے کم سے کم متاثر ہونے کے لئے مقامی تنظیموں اور کمیونٹی کی متفقہ رائے سے لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔

### ڈسٹرکٹ ورکشاپ

23 دسمبر 2009ء کو سوشل ویلفیئر کمپلیکس میں ضلعی سطح پر "بین القوامی انسانی حقوق کے تناظر میں پاکستان میں محروم طبقات کے حقوق" کے حوالے سے ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس میں کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے مختلف افراد نے شرکت کی اور مختلف سرکاری اور غیر سرکاری اداروں جن میں لوکل گورنمنٹ سے راجہ امداد، ڈسٹرکٹ آفیسر چوہدری ظہور' پاکستان بیت المال' SDMA کے ڈائریکٹر سجاد احمد،AJKCDP سے ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسر طاہر عظیم نے شرکت کی۔اس کے علاوہ ضلع مظفر آباد کی 20 سات یونین کونسلز کے بیس گاؤں کی تنظیموں کے عہدیداران نے شرکت کی اور تمام شرکاء ورکشاپ نے محروم طبقات کی بحالی کے لیے عملی طور پر اقدامات کرنے اور پالیسی سطح پر ان کے حقوق کی آواز بلند کرنے کے لیے کوشاں رہنے کا عزم کیا۔ورکشاپ کا بنیادی مقصد گاؤں کی سطح پر بنائے گے ترقیاتی منصوبوں کو گورنمنٹ کے سالانہ منصوبہ جات میں شامل کروانا تھا محکمہ زراعت اور لوکل گورنمنٹ کے سربراہان نے گاؤں کے ترقیاتی منصوبوں میں سامنے آنے والے مسائل کے حل کے لیے حکومتی سطح پر سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں شامل کرنے کے لیے سفارشات پیش کرنے کی یقین دہانی کروائی۔

### یونین کونسل کی سطح پر سرگرمیاں

انتہائی کمزور پسماندہ طبقات کے حقوق کے حوالے سے یونین کونسل مظفر آباد اور سید پور، ہیر کلی، نورا سیری میں مختلف ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس میں سوشل ویلفیئر سے لیگل آفیسر فائزہ قمر، پاکستان بیت المال سے ڈسٹرکٹ آفیسر چوہدری ظہور' AJKCDP سے عاصمہ گیلانی،BISP سے واجد چوہدری،لوکل گورنمنٹ سے پراجیکٹ منیجر اعظم مغل،شفاعت راجہ، NRSP سے پروگرام آفیسر، محکمہ آبپاشی سے ٹیکنیکل ایکسپرٹ راجہ فیضان نے شرکت کی۔ورکشاپس میں موجود تمام اداروں کے نمائندہ افراد نے انتہائی کمزور افراد کے حقوق کے لیے SPO کی خدمات کو سراہا اور اعلان کیا کہ وہ حکومتی سطح پر غریب افراد کے لیے محکمہ زکواۃ کے قائم شدہ فنڈ میں اضافے کی درخواست کریں گے اور غریب افراد کے لئے وضع کردہ طریقہ کار کو آسان بنانے میں ہر ممکنہ اقدامات کریں گے۔

### فالواپ وزٹ

انتہائی کمزور اور پسماندہ افراد کو مالی اور تکنیکی معاونت کے ذریعے ان کی آمدنیوں میں اضافے اور بحالی کے لیے ایس پی او نے آئی سی ایم سی کی مدد سے مظفر آباد کی سات یونین کونسلز میں جن انتہائی پسماندہ افراد کی مالی مدد کی گئی ان کے قائم کردہ کاروبار کا جائزہ لینے اور اس سلسلے میں ان کو درپیش مسائل کے حل کے لیے ایس پی او مظفر آباد کی ٹیم نے سات یونین کونسلز کے مختلف گاؤں کے فالواپ وزٹ کیے اور انتہائی پسماندہ افراد کی کاروباری مشکلات میں معاونت کے سلسلے میں اقدامات کئے۔

## جمہوری طرزِ حکمرانی کی تربیت کے متعلق فالواپ

چارسدہ کلسٹر کے لئے تنظیمی انتظام کاری کے متعلق سہ روزہ تربیت 23 تا25 دسمبر کوایبٹ آباد میں منعقد کی گئی۔ جس میں 11 تنظیموں اور 35 شرکاء نے حصہ لیا ان تنظیموں میں 3 خواتین کی تنظیمیں بھی شامل تھیں۔ سہل کاری کے فرائض جناب شاہد محمود پروگرام سپیشلسٹ اور سلمٰی بی بی پروگرام آفیسر نے سرانجام دئے۔ ورکشاپ کے اختتام پر ایکشن پلان بنایا گیا، جس میں وژن، مشن بنانا، موثر میٹنگ کا انعقاد، ریکارڈ کیپنگ، ممبر سازی، خواتین کے گروپ بنانا، سروے اور SWOT تجزیہ شامل تھے۔

## تنظیمی انتظام کاری کے متعلق تربیت کا فالواپ

فاٹا کلسٹر کے ساتھ تنظیمی انتظام کاری کے متعلق تربیت کا فالواپ کیا گیا۔ جس میں ساتھی تنظیمات نے شرکت کی۔ تمام تنظیمات نے ایکشن پلان پر عمل کرتے ہوئے اپنی اپنی تنظیموں کے ریکارڈ کو بہتر بنانے کی کوشش کی اور اپنی فنانشل ریکارڈ کی درستگی کے لئے انھوں نے تگ ودو شروع کر دی۔ مردان کلسٹر میں فالواپ میں خواتین تنظیموں کے ریکارڈز کو سراہا گیا اور اس میں مزید بہتری لانے کے لئے مس زہرہ لقمان پروگرام آفیسر نے مزید تجاویز دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تنظیمی کارکنان کے ساتھ شاہد محمود پروگرام سپیشلسٹ نے CBI Assessment form پر بھی بات چیت کی۔

## انسانی حقوق کے بارے میں شعور کے حوالے سے مہم

ملاکنڈ میں SPO کی ساتھی تنظیموں نے انسانی حقوق کے متعلق شعور کی بیداری اور معلومات کے حوالے سے مہم کا آغاز کیا ہے۔ اس مہم کے تحت سول سوسائٹی کے مختلف اداروں کے ساتھ مباحثوں کا اہتمام کیا گیا۔ جن میں کالج کے اساتذ بخصوصاً خواتین اساتذہ، وکلاء، شعراء اور ادیب، تاجر تنظیموں، مزدور یونین، طلباء وغیرہ کو بھی شامل کیا گیا۔ ان تنظیموں کے ساتھ اجلاسوں کا مقصد ان تنظیموں کو انسانی حقوق سے متعلق معلومات فراہم کر کے حلقوں تک پیغام پہنچانا اور معاشرے میں حقوق کے حوالے سے بحث کو پیدا کرنا تھا۔ ابلال فلاحی تنظیم (خواتین ونگ) نے انسانی حقوق کے بین الاقوامی اعلامیے کی شقوں کو چھاپ کر گرلز کالجوں اور سکولوں میں تقسیم کیا تا کہ خواتین تک بھی معلومات کو پہنچایا جا سکے۔

## ترقیاتی مسائل پر لیکچر:

شانگلہ ڈیولپمنٹ کونسل نے 30 دسمبر 2009 کو آفات کی صورت میں تیاری اور شعور کی آگاہی کے حوالے سے لیکچر کا اہتمام کیا۔ لیکچر میں سوات اور شانگلہ میں کام کرنے والی تنظیموں کے کارکنوں نے شرکت کی۔ جناب فدا سومرو اور اعجاز درانی نے قدرتی آفات اور بنیادی طور پر استعمال ہونے والے الفاظ اور تصورات کو واضح کیا۔ انہوں نے آفات کی صورت میں تنظیموں کے کردار کو بھی واضح کیا۔ پیپلز رائٹس نیٹ ورک دیر نے ترقیاتی مسائل پر لیکچر کے حوالے سے تلاش میں ترقی میں خواتین کے کردار کے حوالے ایک لیکچر کا اہتمام کیا۔ 27 دسمبر 2009 کو ہونے والے لیکچر میں 53 خواتین نے شرکت کی۔ جناب عمرزادہ اور محترمہ نصرت نے لیکچر دیئے۔ انھوں نے خواتین سے کہا کہ ان کے بغیر معاشرہ نامکمل ہے ان کی شرکت کے بغیر سیاسی اور ترقیاتی عمل مکمل نہیں ہے۔ انہوں نے خواتین پر زور دیا کہ پائدار ترقی اور امن کے لئے وہ اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ یاد رہے کہ دہشت گردی اور فوجی آپریشن کے بعد یہ علاقے میں یہ خواتین کے لئے پہلی سرگرمی تھی۔ جسے بہت سراہا گیا۔ ایس پی او چترال اور چترال ڈیولپمنٹ نیٹ ورک نے 28 دسمبر 2005 کو چترالی ثقافت اور معاشرت پا مبنی ناول، وفا کی نگری، کی تقریب رونمائی کا انعقاد کیا۔ اس پروگرام میں چترال کے کھوار قلم قبیلہ کے دانشوروں، قلم کاروں اور شعراء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ یہ ناول منظور قادر منظور کی تصنیف ہے جو کہ کھوار قلم قبیلہ سے تعلق رکھتے ہے۔ اس ناول میں چترالی معاشرے کے ایک سنگین سماجی مسئلے کو خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا کہ کس طرح چترالی خواتین کے ملک کے دوسرے علاقوں میں شادی کردی جاتی ہے، وہاں جا کر ان خواتین پر کیا گزرتی ہے ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ کوئی بھی قاری اس ناول کو پڑھ کر چترالی ثقافت، معاشرت کے بارے میں آگاہی حاصل کرسکتا ہے۔ چترال کی سیاسی پارٹیوں کی سٹیئرنگ کمیٹی نے مقامی ہوٹل میں ایک مکالمے کا اہتمام کیا۔ اس کا موضوع سیاسی جماعتوں کا انسانی حقوق کے فروغ میں کردار تھا۔ اس تقریب میں چترال کی اہم سیاسی جماعتوں کے نمائندگان نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ پاکستان پیپلز پارٹی شیرپاؤ ضلع چترال کے صدر جناب ایڈوکیٹ عبدالولی صاحب نے آئینی حقوق کے حوالے سے لیکچر دیا اور چترال ڈیولپمنٹ نیٹ ورک کے کوارڈینیٹر نے CRC اور CEDAW کے حوالے سے بات چیت کی۔ CDN چترال ڈیولپمنٹ نیٹ ورک (DN) نے ماہ نومبر اور دسمبر میں کئی سرگرمیوں کا انعقاد کیا۔ CDN کی طرف سے چترال کے ایک مقامی ہوٹل میں ایک ڈیولپمنٹل لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ جس کا موضوع، ترقی میں میڈیا کا کردار تھا۔ اس موضوع پر چترال کے سینئر صحافی اور اے پی پی کے نمائندہ گل حماد فاروقی نے ترقی کے عمل میں میڈیا کے کردار پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ چترال کی ثقافت اور رسم ورواج کو میڈیا کے ذریعے ہی اجاگر کر کے سیاحوں کو راغب کیا جاسکتا ہے۔ ایس پی او پشاور کی طرف سے چترال کے پولیٹیکل پارٹیوں کے لئے 7 اور 8 نومبر کو چترال میں جمہوریت اور بہتر طرز حکمرانی کے موضوع پر ٹریننگ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں چترال کے اہم سیاسی جماعتوں پاکستان مسلم لیگ، پاکستان پیپلز پارٹی شیرپاؤ، پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین جمعیت علماء اسلام اور جماعت اسلامی کے 24 نمائندگان نے شرکت کی۔ اس تربیت کے سہل کار ایس پی او پشاور کے ریجنل ہیڈ محمد اعجاز قاسم اور پروگرام آفیسر شبنم نورین تھیں۔ سیاسی کارکنان نے اس تربیت کے موضوعات کو سراہا اور کہا کہ وقتاً فوقتاً اس طرح کی تربیتوں کا اہتمام ہماری سیاسی بالیدگی کے لئے نہایت اہم ہیں۔



## آئی ڈی پیز کانفرنس

مالاکنڈ ڈویژن کے مختلف اضلاع میں عسکریت پسندی اور اس کے خلاف ہونے والے آپریشن نے جہاں سماجی، ثقافتی اور معاشی ڈھانچے کو زمین بوس کر دیا وہاں یہ تقریباً چالیس لاکھ لوگوں کا بہت ہی قلیل عرصے میں ہجرت کا سبب بنا۔ اس ہجرت کی وجہ سے حکومت پاکستان کو بالکل ایک نئے مسئلے کا سامنا کرنا پڑا جس کو اندرون ملک بیدخل افراد یا عرف عام میں آئی ڈی پیز (IDPs) کہا جاتا ہے۔ یہ پاکستان کی تاریخ میں ہونیوالی سب سے بڑی اندرون ملک ہجرت تھی۔ آئی ڈی پیز سے پیدا ہونے والے مسائل حکومت کے پاس دستیاب وسائل سے کہیں زیادہ تھے اس لئے اس کے حل کے لئے کلی طور پر جنگی بنیادوں پر کام کرنا ضروری تھا۔ چونکہ آئی ڈی پیز کا معاملہ سہ جہتی ہے اسلئے اس کے حل کیلئے ایک ہمہ جہت لائحہ عمل مرتب کرنا ناگزیر تھا، اس لئے مردان، نوشہرہ، پشاور اور ان کے گرد ونواح میں مالاکنڈ ڈویژن سے بیدخل ہونے والے افراد کی آمد کے ساتھ ہی ادارہ استحکام شرکتی ترقی نے (SPO) آکسفیم نویب (Oxfam Novib) اور کیئر انٹرنیشنل (Care International) کے ساتھ ملکر متاثرہ افراد تک امداد پہنچائی۔ مختلف اداروں کی ریلیف سے متعلق کارروائیاں ایک ایسے واقعے سے نمٹنے کی کوشش تھی جس کا نہ پہلے سے کسی کو علم تھا اور نہ ہی طویل المدتی پالیسی موجود تھی۔ اس کی وجہ سے ریلیف اور آبادکاری کا کام غیر منظم رہا۔ اس دوران سول سوسائٹی کے اداروں اور حکومت نے آئی ڈی پیز کی بحالی سے متعلق پالیسی کی کمی کو شدت سے محسوس کیا۔

ادارہ استحکام شرکتی ترقی (SPO) نے اس کمی کو پورا کرنے کیلئے دو روزہ مشاورتی ورکشاپ اور کانفرنس کا انعقاد کیا۔ کانفرنس کا مقصد بحالی کے اولین پلان (Early Recovery Plan) میں شراکت داروں کی آراء اور سفارشات کو پالیسی میں شامل کرنا تھا تاکہ اس دستاویز کو عوام کی اُمنگوں کے عین مطابق بنایا جا سکے۔ مشاورتی ورکشاپ سے ڈاکٹر سرفراز، ڈاکٹر طفیل محمد، مختار باچا، ہاشم رضا، شوکت شرر اور ارشاد بیگم نے خطاب کیا۔ ورکشاپ کے شرکاء کا تعلق مالاکنڈ ڈویژن کے متاثرہ اضلاع سے تھا۔ شرکاء نے تعلیم، صحت، صفائی، سینیٹیشن اور واٹر سپلائی، مقامی حکومتوں، سماجی بہبود اور خواتین کی ترقی، لائیو اسٹاک و زراعت اور صنعت، معدنیات اور ٹیکنیکل سیکٹر کی بحالی اور بہتری کیلئے سفارشات پیش کیں۔ انہوں نے اس بات پر خاص طور سے زور دیا کہ حکومت کی طرف سے نقل مکانی کرنے والے افراد کی دوبارہ بحالی کیلئے کئے جانے والے اقدامات کو اقوام متحدہ کے رہنما اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے۔ شرکاء اور مقررین نے کہا کہ عسکریت پسندی سے متاثر ہونے والے علاقوں کے شہریوں کا ملازمت، بہتر مواقع، صحت کی سہولیات، تعلیم وانفرااسٹرکچر وغیرہ پر حق ہے۔ علاقے میں جاری خلفشار کی وجہ سے معیشت اور سہولیات کا بنیادی ڈھانچہ تباہ ہوگیا ہے۔ اس لئے ریکوری پلان کو قلیل اور طویل مدتی ہونا ضروری ہے۔ قلیل مدت کا پلان نقل مکانی کرنے والے افراد کو اپنے تباہ شدہ زندگیوں کو دوبارہ شروع کرنے میں مدد دیگا۔ جبکہ طویل المدتی پلان لوگوں کے روزی روزگار، واٹر سپلائی اسکیمیں، صحت اور تعلیم کی بحالی، سڑکوں کا نیٹ ورک، مواصلات، بجلی اور پلوں وغیرہ کو بحال کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ ورکشاپ کے شرکاء نے اپنے سفارشات پیش کرتے ہوئے کہا کہ متاثرہ علاقوں میں تباہی کا تعین کرتے وقت متعلقہ محکموں اور دوسرے شراکت داروں خاص کر خواتین کو شامل کیا جائے۔ آئی پی پیز کی شفارشات کو دوسرے دن مشاورتی کانفرنس میں متعلقہ لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ ان سفارشات میں مالاکنڈ ڈویژن کے متاثرہ علاقوں کی بحالی میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی حوصلہ افزائی کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ صنعت کی بحالی کے لئے بجلی کی مسلسل فراہمی لازمی قرار دیا گیا۔ مختلف شعبوں کے حوالے سے جو سفارشات دو روزہ

ورکشاپ میں مرتب کی گئی، اُن کو وفاقی وزیر برائے انسانی حقوق، نفیسہ شاہ ایم این اے و چیئرپرسن این سی ایچ ڈی، جنرل ندیم احمد ہیڈ اسپیشل سپورٹ گروپ، جمیلہ گیلانی ایم این اے، رخشندہ ناز ممبر ایس پی او بورڈ آف ڈائریکٹرز اور حارث خلیق چیف ایگزیکٹیو ایس پی او کے سامنے پیش کی گئیں۔ کانفرنس کے مقررین نے اُمید ظاہر کی کہ پلان مرتب ہو جانے سے بحالی اور تعمیر نو کا کام منظم انداز میں ہوگا۔ لیفٹیننٹ جنرل ندیم احمد نے اپنے خطاب میں شرکا کو اُن منصوبوں اور اقدامات سے آگاہ کیا جو حکومت عسکریت پسندی سے متاثرہ علاقوں میں زندگی کے ہر شعبے کو بحال کرنے کے لئے کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی حکومت بحالی اور از سرنو تعمیر کے مراحل میں کام کر رہی ہے۔ جنرل ندیم نے مزید کہا کہ تعمیر نو اور بحالی کے کاموں میں سب سے زیادہ توجہ حکومتی ڈھانچے کو مضبوط بنانا، سماجی ومعاشی نمو، عدالتی نظام کو موثر بنانا، اور مقامی لوگوں کی پولیسنگ کی مدد سے قانون وسکیورٹی کے نظام کو بہتر بنانے کی طرف مرکوز ہے۔ انہوں نے ایس پی او سے درخواست کی کہ وہ کانفرنس کی سفارشات کو فیصلہ ساز اداروں، ڈونر ایجنسیوں اور سول سوسائٹی کے اداروں سے شیئر کرے تاکہ تعمیر نو کے عمل کو عوام دوست اور موثر بنایا جا سکے۔ رخشندہ ناز نے اس بات پر زور دیا کہ آئی ڈی پیز پالیسی کو اقوام متحدہ کے رہنما اُصولوں کی روشنی میں بنانا چاہیئے۔ اُنہوں نے خصوصی طور پر اس بات کو اُجاگر کیا کہ تعمیر نو کے موجودہ پلان میں خواتین کے معاملات کو مناسب توجہ نہیں دی گئی ہے۔ رخشندہ نے صوبائی حکومت کے اُس نوٹیفیکیشن پر تنقید کی جس کی رُو سے مالاکنڈ ڈویژن میں بغیر حکومتی اجازت کے تباہی کے تعین کے لئے کئے جانے مطالعوں کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ نفیسہ شاہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ انفرااسٹرکچر کی تعمیر آسان ہے جبکہ لوگوں کے دل ودماغ کو تبدیل کرنا مشکل ہے۔ این سی ایچ ڈی صحت اور تعلیم کے شعبوں میں کام کر رہی ہے۔ جمیلہ گیلانی نے خواتین کی پالیسی اور فیصلہ سازی میں شمولیت پر زور دیا۔ ممتاز عالم گیلانی نے کہا کہ پاکستان نے بنگلہ دیشیوں اور افغانیوں کی مدد کی ہے۔ اندرون ملک نقل مکانی کرنے والے افراد ہمارے بھائی اور بہنیں ہیں اور ہم ان کو اس تکلیف دہ صورتحال میں کبھی نہیں بھولیں گے۔ ان لوگوں کی مدد میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تب تک آرام نہیں کریں گے جب تک متاثرین کو اُن کے آبائی گھروں میں دوبارہ بحال نہیں ہوتے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ہم آئی ڈی پیز کے حقوق کا تحفظ کرنے میں ناکام ہوئے تو یہ ایک بہت بڑا المیہ ہوگا۔ آخر میں کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایس پی او کے چیف ایگزیکیٹو حارث خلیق نے کہا کہ آئی ڈی پیز کا مسئلہ بنیادی طور پر انسانی حقوق کا معاملہ ہے۔ ایس پی او سماجی ومعاشی حقوق کے لئے کام کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعمیر نو اور بحالی کی پالیسی کے لئے سفارشات زمینی حقائق اور آئی ڈی پیز کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا جانا چاہیے۔

# دردمندی کا منشور

## دنیا بھر کے انسانوں کی اکٹھا کرنے کی اپیل۔۔۔۔۔

دردمندی کے اصول دنیا کی تمام مذہبی، اخلاقی اور روحانی روایات کی بنیاد ہیں اور ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہم جیسے سلوک کی توقع دوسروں سے رکھتے ہیں، دوسروں کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کریں۔ دردمندی ہمیں اپنے ساتھی انسانوں کے مصائب کم کرنے کے لیے اَن تھک کام کرنے پر مائل کرتی ہے اور یہ کہ ہم اپنی ذات پر مرکوز دنیا کو بدل کر اس کی جگہ پر ایک بہتر دنیا وجود میں لائیں اور ہر ایک انسان کی ذات کے وقار کے ناقابلِ تنسیخ حق کا احترام کریں نیز کسی بھی استثنا کے بغیر ہر ایک انسان کے ساتھ مکمل انصاف، برابری اور احترام کا برتاؤ کریں۔ علاوہ ازیں یہ بھی ضروری ہے کہ نجی اور عوامی زندگی میں کسی کو ضرر پہنچانے سے مستقل بنیادوں پر اور واضح قوت ارادی کے ساتھ گریز کیا جائے۔ کسی بھی فرد کے بنیادی حقوق کے استحصال یا ان سے انکار کی غرض سے تضحیک آمیز انداز میں، احساس برتری کے ساتھ یا ذاتی مفادات کو بڑھاوا دینے کی غرض سے تشدد انداز میں گفتگو یا عملی اقدام کرنا اور دوسروں (خواہ ہمارے دشمن ہی کیوں نہ ہوں) کی تذلیل کے ذریعے نفرت کو فروغ دینا، احترام انسانیت کی مشترکہ میراث سے انکار کے مترادف ہے۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہم احساس دردمندی کے ساتھ زندگی گذارنے میں ناکام رہے ہیں اور یہ کہ بعض افراد نے مذہب کے نام پر انسانی مصائب کی شدت میں اضافہ کیا ہے۔ اس لیے ہم دنیا بھر کے مرد اور خواتین سے اپیل کریں گے کہ:

- ☆ دردمندی کو مذہب اور اخلاقیات کے مرکزی نقطے کے طور پر بحال کریں؛
- ☆ اس قدیم اُصول کی طرف رجوع کریں کہ مقدس کتب کی کوئی بھی ایسی تعبیر و تشریح ناجائز ہے جو تشدد، نفرت اور تحقیر کو فروغ دیتی ہے:
- ☆ اس بات کو یقینی بنائیں کہ نوجوان نسل کو دیگر مذاہب، روایات اور ثقافتوں کے بارے میں درست اور قابل قدر معلومات فراہم کی جاری رہی ہیں:
- ☆ ثقافتی اور مذہبی رنگارنگی کو مثبت انداز میں دیکھنے کی حوصلہ افزائی کریں:
- ☆ تمام انسانوں (خواہ میں دشمن بھی شامل ہوں) کی تکالیف اور مصائب کے بارے میں باخبر اور ہمدردی پر مبنی رویے کو فروغ دیں:

ہمیں ہمدردی اور محبت کو اس تقطیب کی شکار اور بٹی ہوئی دنیا کے لیے ہنگامی بنیادوں پر ایک واضح، روشن اور متحرک قوت بنانے کی ضرورت ہے۔ ایسی ہمدردی جس کی بنیاد خود غرضی سے ماورا ہو جائے کے اصولوں پر مبنی اور پختہ ارادے پر ہو، سیاسی، مذہبی موشگافیوں پر مبنی، نظریاتی اور مسلکی حدود و قیود کو پیچھے چھوڑ دینے کی قوت کی حامل ہوتی ہے۔ ہمارے باہم انحصار سے جنم لینے والا یہ احساس انسانی تعلقات اور ایک آسودہ حال انسانیت کے لیے لازم ہے۔ یہی روشن خیالی کی جانب لے جانے والا راستہ ہے اور منصفانہ نظام معیشت اور ایک پرامن عالمگیر معاشرے کے قیام کے لیے ناگزیر ہے۔

### تائید کنندگان

- ☆ محترم جناب دلائی لامہ
- ☆ اردن کی ملکہ محترمہ نور چیئر پرسن شاہ حسین فاؤنڈیشن
- ☆ پال سائمن، موسیقار
- ☆ آرچ بشپ ایمریٹس ڈسمنڈ ٹوٹو
- ☆ سرکن رابنسن، لکھاری
- ☆ دیپک چوپڑا، لکھاری
- ☆ شیخ علی گوما، مفتی اعظم مصر
- ☆ پروفیسر کینڈیڈ و مینڈلیس، روحانی راہنما آرشا ویجان مینڈ یرام گولڈی ہان، اداکارہ
- ☆ ڈاکٹر عبدالستار ایدھی، بانی ایدھی فاؤنڈیشن

(بشکریہ: نوائے انسان۔ نومبر ۲۰۰۹ء)

ادب کی خوبیوں میں ایک خوبی یہ ہے کہ اگرچہ ادبی شہ پارہ کسی ذات کے تجربے کے نتیجے میں ایک خاص تاریخی، ثقافتی اور سیاسی پس منظر میں تخلیق پاتا ہے لیکن یہ وقت گزرنے کے ساتھ زمان و مکان کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ادیب کی تحریر ہر زمانے میں وجودی و معروضی حالات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے اور انسانی تجربات، احساسات و جذبات کو بدلے ہوئے تناظر میں معنی عطا کرتی ہے۔ ذیل میں دی گئی نظم معروف مصنف خلیل جبران نے 1934ء میں اپنے ملک لبنان کے حالات پر لکھی تھی۔ زمان و مکان الگ ہونے کے باوجود جبران کے مشاہدات آج بھی ہمارے ملک کے حالات کی عکاسی کرتے ہیں۔ خلیل جبران کہتا ہے۔

میرے دوستو اور ہم سفرو!
افسوس اُس قوم پر جو یقین سے بھری لیکن مذہب سے خالی ہو
افسوس اُس قوم پر جو ایسا کپڑا پہنے جسے اُس نے خود بنا نہ ہو
جو ایسی روٹی کھائے جسے اُس نے اگایا نہ ہو
ایسی شراب پیے جو اُس کے اپنے انگوروں سے کشید نہ کی گئی ہو

افسوس اُس قوم پر جو داداگیر کو ہیرو سمجھے
اور جو چمکیلے فاتح کو سخی گردانے
افسوس اُس قوم پر جو خواب میں کسی جذبے سے نفرت کرے
لیکن جاگتے میں اُسی کی پرستش کرے

افسوس اُس قوم پر جو اپنی آواز بلند کرے
صرف اُس وقت جب وہ جنازے کے ہم قدم ہو
ڈینگ صرف اپنے کھنڈروں میں مارے
اور اُس وقت تک بغاوت نہ کرے
جب تک اس کی گردن مقتل کے تختے پر نہ ہو

افسوس اُس قوم پر جو جس کی راہبر لومڑی ہو
جس کا فلسفی مداری ہو
جس کا فن پیوندکاری اور نقالی ہو

افسوس اس قوم پر جو ہر نئے حکمران کا استقبال ڈھول تاشے سے کرے
اور رخصت گالم گلوچ سے
اور وہی ڈھول تاشے ایک نئے حاکم کے لیے بجانا شروع کردے
افسوس اُس قوم پر جو جس کے مدبر برسوں کے بوجھ تک دب گئے ہوں
اور جس کے سورما ابھی تک پنگھوڑے میں ہوں

افسوس اُس قوم پر جو ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہو
اور ہر ٹکڑا اپنے آپ کو قوم کہتا ہو.

**SPO**
Strengthening Participatory Organization
ادارہ استحکام شرکتی ترقی


مدیر: عزیز علی داد　　تزئین واہتمام: ریاضت حسین

نمائندگان: شاہنواز خان (ملتان)　ذیشان نوئیل (لاہور)
فیصل بلوچ (کوئٹہ)　تنویر احمد (تربت)
زہرہ لقمان (پشاور)　اصغر خان (ڈیرہ اسماعیل خان)
ثمرین خان (حیدرآباد)　الٰہی بخش (کراچی)
قمر الزمان (آزاد کشمیر)


ادارہ استحکام شرکتی ترقی (ایس پی او) بلانفع بنیادوں پر خدمات انجام دینے والا غیر سرکاری ادارہ ہے جو 15 جنوری 1994 کو کمپنیز آرڈیننس مجریہ 1984 کی دفعہ 42 کے تحت قومی ادارے کی حیثیت سے رجسٹر ہوا۔ ادارہ بہتر نظم ونسق کے لیے ترقیاتی اداروں کی استعداد اور صنفی تفہیم میں اضافے، مفادِ عامہ میں خدمات انجام دینے والی عورتوں اور مردوں کی تنظیموں کے فروغ، حقوق کی فراہمی اور تحفظ کے لیے پیروکاری کرنے والے سول سوسائٹی تنظیموں کے اتحادوں کی باہمی رابطہ کاری اور متاثرہ افراد کے لیے ہنگامی امداد اور بحالی کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ادارے کی جانب سے مطلوبہ اہلیت واستعداد رکھنے والی تنظیموں کو تعلیم، صحت، بنیادی سہولتوں کے ڈھانچے کی تشکیل، روزگار اور استعداد کاری کے شعبوں میں وسائل بھی فراہم کیے جاتے ہیں۔


ادارہ استحکام شرکتی ترقی (ایس پی او) کے کور پروگرامز کو آسٹریلین ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی (AusAid)، مملکتِ نیدرلینڈ کے سفارت خانے (EKN) اور برطانوی ہائی کمیشن (BHC) کی مالی معاونت حاصل ہے۔

ایس پی او ان دیگر امداد دینے والے اداروں کا بھی مشکور ہے جن کی معاونت اس کے موضوعی پروگرامز اور پراجیکٹس کو حاصل ہے۔



**ایس پی او نیشنل سنٹر**
مکان نمبر 429، گلی نمبر 11، F-10/2، اسلام آباد، پاکستان
فون: 92-51-2104677, 2104679, 2104680　فیکس: 92-51-2112787
www.spopk.org　info@spopk.org

**بلوچستان**

**ایس پی او کوئٹہ**
مکان نمبر 55-B، جناح ٹاؤن، کوئٹہ
فون: 081-2827703　فیکس: 081-2833801
ای میل: quetta@spopk.org

**ایس پی او تربت**
کلی روڈ، تربت
فون: 0852-412333　فیکس: 0852-413884
ای میل: turbat@spopk.org

**پنجاب**

**ایس پی او ملتان**
مکان نمبر 339, 340، بلاک ڈی، شاہ رکن عالم کالونی ملتان
فون: 061-6772995　فیکس: 061-772996
ای میل: multan@spopk.org

**ایس پی او لاہور**
مکان نمبر 76-A، شیر شاہ بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور
فون: 042-35863211, 35863212
فیکس: 042-35863213
ای میل: lahore@spopk.org

**سندھ**

**ایس پی او حیدرآباد**
پلاٹ نمبر 158/2، عقب محمد عثمان دیپاجی سکالر اکیڈمی، علمدار چوک، گرڈ اسٹیشن، قاسم آباد، حیدرآباد
فون: 022-2654725　فیکس: 022-2652126
ای میل: hyderabad@spopk.org

**ایس پی او کراچی**
G-22, B/2
پارک لین، کلفٹن بلاک، کراچی
فون: 021-5836213
فیکس: 021-5873794
ای میل: karachi@spopk.org

**سرحد**

**ایس پی او پشاور**
مکان نمبر 1، گلی نمبر 1، سیکٹر N-4، فیز 4، حیات آباد، پشاور
فون: 091-5811792, 5810021
فیکس: 091-5813089
ای میل: peshawar@spopk.org

**ایس پی او ڈیرہ اسماعیل خان**
مکان نمبر 8 بالمقابل گرلز ہائر سیکنڈری سکول
چاہ سید منور شاہ، ڈیرہ اسماعیل خان
فون: 0966-713231　فیکس: 0966-733917
ای میل: dikhan@spopk.org

**آزاد کشمیر**

**ایس پی او مظفرآباد**
مکان نمبر 35-B، اپر چھتر، مظفرآباد
فون: 05822-434432
فیکس: 05822-434415
ای میل: muzaffarabad@spopk.org

**ایس پی او باغ**
نزد وی آئی پی ہوٹل، بائی پاس روڈ، ضلع باغ
فون: 058720-45210

**ایس پی او نیلم**
اٹھمقام ضلع نیلم



ایس پی او کمپنیز آرڈیننس 1984 کی دفعہ 42 کے تحت سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (کارپوریٹ لاء اتھارٹی) سے منظور شدہ ہے۔ ادارے کو انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کی دفعہ 2(36) کے تحت استثنٰی بھی حاصل ہے۔



شمارے کے مندرجات سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں